# احمد فراز

(حالاتِ زندگی)

اُردو کے عظیم شاعر احمد فراز ۱۹۳۱ء میں کوہاٹ میں سید امیر جان کے ہاں پیدا ہوئے۔ خاندانی نام سید احمد شاہ تھا، مگر ادبی نام احمد فراز سے مشہور ہوئے۔ اسلامیہ ہائی سکول پشاور سے میٹرک کرنے کے بعد ایڈورڈز کالج پشاور میں داخلہ لیا۔ جہاں سے ایم۔اے اُردو اور ایم۔اے فارسی کے امتحان پاس کیے۔

احمد فراز مختلف سرکاری محکموں سے وابستہ رہے۔ ایم۔اے کرنے کے بعد پہلے ریڈیو پاکستان سے وابستہ ہوئے؛ پھر اسلامیہ کالج پشاور میں لیکچرار تعینات ہوئے۔ ۱۹۷۱ء میں پاکستان نیشنل سنٹر پشاور کے ریذیڈنٹ ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔ ۱۹۷۵ء میں وزارتِ اطلاعات سے منسلک ہوئے۔ ۱۹۷۷ء میں اکیڈمی ادبیات پاکستان کے پہلے سربراہ مقرر ہوئے۔ ۲۰۰۶ء تک نیشنل بک فاؤنڈیشن کے سربراہ رہی ہے۔

اُن کی ادبی خدمات کے صلے میں ۱۹۸۸ء میں آدم جی ادبی ایوارڈ اور ۱۹۸۸ء میں ہی انہیں بھارت میں ''فراق گورکھپوری ایوارڈ'' جب کہ ۱۹۹۰ء میں ''اباسین ایوارڈ'' سے نوازا گیا۔ ان کی شاعری کے تراجم انگریزی، فرانسیسی، ہندی، یوگوسلاوی، روسی، جرمنی اور پنجابی زبان میں ہو چکے ہیں۔

احمد فراز نے ادبی زندگی کا آغاز زمانہ طالب علمی ہی سے کیا۔ اسی دوران میں ریڈیو پاکستان کے لیے فیچر لکھنا شروع کیے۔ انہوں نے اپنی شاعری کی ابتدا غزلوں سے کی۔ ان کے انداز میں ایسا تیکھا پن پایا جاتا ہے جو بہت کم شعرا کے ہاں نظر آتا ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی کے تلخ حقائق، تجربات و مشاہدات اور زمانے کی ناقدری کو اپنے کلام کا موضوع بنایا۔ جہاں اُن کے کلام میں خوشی و مسرت کی لہر موجود ہے؛ وہاں سوز و گداز، دکھ، رنج اور غم والم کی کیفیات بھی غالب نظر آتی ہیں۔

ان کی غزلوں میں طنز کی چاشنی بھی موجود ہے مگر ان کی شاعری کی نمایاں خصوصیت سادگی ہے۔ اُن کی غزلوں میں بے حد ایجاز و اختصار ہے۔ وہ طویل سے طویل مضمون کو ایسے احسن طریقے سے مختصر کر کے اشعار میں پیش کرتے ہیں کہ ان میں معجزانہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اُن کی غزلوں میں موسیقیت کا عنصر نمایاں ہے۔ شوخی، صفائی، شیرینی اور گھلاوٹ اُن کی غزلوں میں موجود ہے۔

اُن کی وفات ۲۰۰۸ء میں ہوئی۔

# غزل

(احمد فرازؔ)

**مقاصدِ تدریس**

۱۔ طلبہ کو جدید اُردو غزل میں موجود رجحانات سے واقفیت دلانا۔
۲۔ جدید اُردو غزل میں نئی نئی تشبیہات و استعارات کے استعمال کے بارے میں بتانا۔
۳۔ جدید اُردو غزل میں احمد فرازؔ کے مقام سے آگاہی دینا۔
۴۔ احمد فرازؔ کے فنِ غزل گوئی کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ کرنا۔

**خاص الفاظ وتراکیب:** مقدر۔ در ۔ محو ۔ دردِ ہجر ۔ ناصحانِ شہر ۔ چارہ گر ۔ ستم گر۔ جزیرۂ جاں۔ رفتہ رفتہ

تجھ سے بچھڑ کے ہم بھی مقدر کے ہو گئے
پھر جو بھی در ملا ہے اُسی در کے ہو گئے

پھر یوں ہُوا کہ غیر کو دل سے لگا لیا
اندر وہ نفرتیں تھیں کہ باہر کے ہو گئے

کیا لوگ تھے کہ جان سے بڑھ کر عزیز تھے
اب دل سے محو نام بھی اکثر کے ہو گئے

اے یادِ یار تجھ سے کریں کیا شکایتیں
اے دردِ ہجر ہم بھی تو پتھر کے ہو گئے

سمجھا رہے تھے مجھ کو سبھی ناصحانِ شہر
پھر رفتہ رفتہ خود اُسی کافر کے ہو گئے

اب کے نہ انتظار کریں چارہ گر کا ہم
اب کے گئے تو کوئے ستم گر کے ہو گئے

روتے ہو اک جزیرۂ جاں کو فرازؔ تم
دیکھو تو کتنے شہر سمندر کے ہو گئے

(جاناں جاناں)

## مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

الف) غزل کے دوسرے شعر کے مطابق شاعر غیروں کو دل سے کیوں لگاتا ہے؟

ب) تیسرے شعر میں شاعر گزرے ہوئے لوگوں کو کس طرح یاد کرتا ہے؟

ج) چوتھے شعر میں شاعر کی پتھر سے کیا مراد ہے؟

د) غزل کے مطلع کے مطابق بچھڑنے کے بعد شاعر کا مقدر کیا ہوا؟

ہ) مقطع میں شاعر خود کو کس طرح تسلی دیتا ہے؟

۲۔ غزل کے مطابق دُرست جواب کا انتخاب کریں۔

الف) لفظ ''پتھر'' غزل میں ہے۔

i) ردیف
ii) قافیہ
iii) استعارہ
iv) تشبیہ

ب) ''یادِیار'' ہے۔

i) مرکب اضافی
ii) مرکب توصیفی
iii) مرکب اشاری
iv) مرکب عطفی

ج) ''کے ہو گئے'' بطور استعمال ہوا ہے۔

i) ردیف
ii) قافیہ
iii) تلمیح
iv) مطلع

د) دوسرے شعر میں صنعت کا استعمال ہوا ہے۔

i) ایہام
ii) لف و نشر
iii) تکرار
iv) تضاد

۳۔ غزل کے آخری دو اشعار کی تشریح کریں۔

۴۔ درج ذیل کی مختصر وضاحت کریں۔

کوئے ستم گر۔ دردِ ہجر۔ مقدر کے ہو گئے۔ جزیرۂ جاں۔ چارہ گر۔

۵۔ غزل میں شاعر نے جن جن صنعتوں کا استعمال کیا ہے ان کی نشان دہی کریں۔

۶۔ غزل میں شاعر نے مختلف تشبیہات کا استعمال کیا ہے ان کی نشاندہی کریں۔

## سرگرمیاں

۱۔ اخبارات و رسائل کے کسی ادبی حصے پر جامع تبصرہ کروائیں۔

۲۔ طلبہ کو غزل اور نظم کے درمیان فرق سے آگاہ کروائیں۔

## اشاراتِ سبق

۱۔ طلبہ کو جدید اُردو غزل میں رواں رجحانات کے بارے میں لیکچر دیں۔

۲۔ احمد فراز کے اُسلوبِ شاعری سے آگاہ کریں۔

۳۔ جدید اُردو غزل میں احمد فراز کے مقام پر سیر حاصل گفتگو کریں۔